سوال

(01) غیر اللہ کی تعظیم اور حاجت روائی کا نظریہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی مسلمان کو بلا حکمِ شرع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے اور مسجد کے کنویں سے باوجود غیر قوم کے پانی بھرنے کے کسی مسلمان کو پانی نہ لینے دینا کیسا ہے؟ بعد نمازِ صبح کے مسجد کے منبر کے دائیں طرف منہ کر کے کھڑے ہونا اور کچھ دیر کے بعد رکوع کے مانند جھک کر تعظیم کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ تعظیم سید عبدالقادر رحمہ اللہ کی کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھنا اور کہنا کہ پیرانِ پیر جس کو جو چاہیں دے سکتے ہیں، کیسا ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے جس میں یہ سب باتیں بھری ہوں، نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اور ان کی دعوت قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ دوسرے نمازی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ ١١٤ البقرة: ١١٤

[اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے]

مسجد سے روکنا بڑا ظلم ہے اور ظلم کو جو باوجود قدرت کے نہ روکے، وہ مثل ظالم کے ہے اور ظلم کی درپردہ اعانت کرنا بھی ظلم ہے اور فسق۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو حاضر وناظر جان کر ان کی تعظیم کے لیے رکوع کی طرح جھکنا سخت بدعت ہے اور یہ سمجھنا کہ بڑے پیر رحمہ اللہ جس کو جو چاہیں دے سکتے ہیں، محض غلط اور بڑے گناہ کی بات ہے، چونکہ ایسا شخص کلمۂ توحید اور رسالت کا بلا اکراہ دل سے مقر ہے، اس لیے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔ حدیث میں ہے: ((صلوا خلف کل بر وفاجر))[1] ''برے بھلے سب کے پیچھے نماز پڑھو۔''

فاسقوں سے نہ ملنا، اگر اپنے بچانے کو ہے یا اس نظر سے کہ نہ ملنے سے گمان ترک فسق کا ہے تو واجب ہے۔ فاسق کی دعوت میں اگر کوئی فسق کی چیز شامل ہے تو دعوت نہ قبول کرنی چاہیے۔

کتبہ: محمد عین الحق۔ الجواب صحیح۔ کتبہ: محمد عبداللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:41

محدث فتویٰ

---

[1] سنن الدارقطني (۲/۵۷) واللفظ له، سنن أبي داود، رقم الحديث (۱۱۲۵) امام دارقطنی رحمہ اللہ اس کی سند کے متعلق فرماتے ہیں: "مكحول لم يسمع من أبي هريرة، ومن دونه ثقات" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رواه الدارقطني۔۔۔ من طرق، كلها واهية جداً" نیز امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ليس في هذا المتن إسناد يثبت" نیز امام احمد اور امام دارقطنی رحمہا اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس حدیث کے تمام طرق واسانید کا جائزہ لینے کے بعد فرماتے ہیں: "فقد تبين من هذا التخريج والتتبع لطرق الحديث أنها كلها واهية جدا، كما قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (ص: ۱۲۵) ولذلك فالحديث يبقىٰ علىٰ ضعفه، مع كثرة طرقه، لأن هذه الكثرة الشديدة الضعف في مفرداتها لا تعطي الحديث قوة في مجموعها، كما هو مقرر في علم الحديث، فالحديث مثل صالح لهذه القاعدة التي قلما يراعيها من المشتغلين بهذا العلم الشريف" (إرواء الغليل: ۲/ ۳۰۱)

خلاصہ کلام یہ کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، جو قطعاً قابلِ احتجاج نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا سوال میں جس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت سوال کیا گیا ہے، سائل کے حسبِ تصریح اس کے عقیدے میں غیر ا کی عبادت اور اس کے لیے قدرت و تصرف جیسے شرکیہ عقائد پائے جاتے ہیں، جن کی موجودگی میں اس کے پیچھے نماز درست نہیں، کیوں کہ بلاشبہ یہ عقائد شرکِ اکبر میں داخل ہیں۔